حضور! آپ ﷺ آئے تو دل جگمگائے

عید میلاد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد النبی ﷺ پر خوشیاں منانا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

میلاد النبی ﷺ منانا ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنّت ہے۔

علماء دیوبند کے نزدیک بھی میلاد النبی ﷺ منانا جائز اور مستحب عمل تھا۔

میلاد النبی ﷺ توحید کی دلیل اور ردِّ شرک ہے۔

میلاد النبی ﷺ کی خوشی میں قمقمے روشن کرنا، جلوس نکالنا اور دل کھول کر خرچ کرنا بارگاہِ الٰہی میں اَعمالِ مقبول اور اس کی رضا کا باعث ہے۔

ہم ''بارہ وفات'' نہیں بلکہ ''عید میلاد النبی ﷺ'' مناتے ہیں۔

اِصلاح طلب اُمور۔

مصنف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مدظلہ العالی

Minhaj Publications India.

1st Floor, Isma Complex, Next to Aqsa Complex, Tandalja Road,
Vadodara-390 012 (Gujarat) | Ph.: +91-989 896 3623, +91-972 562 1001
E-mail : sales@minhajproductions.in
www.minhajproductions.in / www.minhaj.in

میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر ۸۳۱ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب اہلِ علم و دانش اور طالبانِ حق کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں مجددِ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے میلاد النبی ﷺ منانے کے مختلف پہلوؤں پر قرآن و سنّت، آثارِ صحابہ اور اقوالِ ائمہ و محدّثین کی روشنی میں انتہائی جامع اور سیر حاصل بحث کی ہے۔ یوں تاریخِ اسلام میں پہلی بار میلاد النبی ﷺ منانے پر دلائلِ شرعیہ ایک حسنِ ترتیب سے یکجا ہو گئے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت و افادیت اور علمی ثقاہت کا اندازہ اِس کے مطالعہ کے بعد ہی لگایا جا سکے گا۔

عصرِ حاضر کا بہت بڑا المیہ ہے کہ لوگوں میں (الا ما شاء الله) کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رہا۔ کچھ لوگ لاعلمی اور پڑھے بغیر میلاد النبی ﷺ منانے پر بدعت و شرک کے فتوے لگا دیتے ہیں۔ وہ خود گمراہ تو ہوتے ہیں ساتھ عام بھولے بھالے امتیوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ایسے عامۃ المسلمین کے ایمان و عقیدے بچانے کے لیے یہ ہینڈ بل شائع کیے جا رہے ہیں تا کہ آقا ﷺ کے بھولے بھالے امتیوں کو حقیقت کا پتہ چل سکے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ اور وہ اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچا سکیں۔

۱۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشیاں منانے کا حکمِ خداوندی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی نعمتوں کا شکر بجالانے کا ایک مقبولِ عام طریقہ خوشی و مسرت کا اعلانیہ اظہار ہے۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے! یہ وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جس کے لیے خود ربِّ کریم خوشیاں منانے کا حکم دیتا ہے: قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس، ۱۰: ۵۸)

”فرما دیجیے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں۔“

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کا رُوئے سخن اپنے حبیب ﷺ سے ہے کہ اپنے صحابہ اور اُن کے ذریعے پوری اُمّت کو بتا دیجئے کہ ان پر جو اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہوئی ہے وہ اُن سے اِس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ اُس پر جس قدر ممکن ہو سکے خوشی کا اظہار کریں۔ تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ مفسرینِ کرام نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے مراد مختلف چیزیں لی ہیں۔ مثلاً اسلام، دین، قرآن مجید، احکامِ شریعت اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت و بعثتِ مبارکہ۔ ان میں سے کسی کا آپس میں تضاد نہیں اور یہ قول بالکل بجا ہے کہ اپنی اپنی حیثیت میں دین، اسلام، قرآن مجید اور احکامِ شریعت، امتِ مسلمہ پر بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی صورتیں ہیں۔ لیکن یہ عقیدہ بھی عین اسلام اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ سارے انعامات، اکرامات اور نوازشیں حضور نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے ملی ہیں اس پر کسی کلمہ گو مسلمان کو انکار نہیں۔ جب ہمیں یہ بات معلوم ہو گئی تو پھر ہر کلمہ گو مسلمان کو کھلے دل سے اس حقیقت کو بھی تسلیم کر لینا چاہیے کہ جو دِن اللہ تعالیٰ کے ان سارے انعامات و اکرامات کے حصول کی وجہ بنا وہ بلا مبالغہ اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے فضل اور اس کی سب سے بڑی رحمت کے ظہور کا دن تھا اور وہ سعید دن تاجدارِ کائنات، امام الانبیاء، سید المرسلین، خاتم النبیین، حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کا دن ہے۔ ۱۲/ ربیع الاوّل کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فضلِ اعظم اور نعمتِ عظمیٰ ساری دنیا بالخصوص امتِ مسلمہ کو عطا کی گئی۔ مذکورہ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فضلِ اعظم اور نعمتِ عظمیٰ کے

ملنے پر امت کو حکم دیا جا رہا ہے کہ خوشی مناؤ۔ یہ خوشی امت کی اجتماعی خوشی ہے جسے اجتماعی طور پر جشن کی صورت میں یا عید کے طور پر منایا جا سکتا ہے، دونوں طرح جائز ہے۔ لہٰذا آیتِ کریمہ کا مفہوم واضح ہے کہ مسلمان یومِ ولادتِ رسولِ اکرم ﷺ کو عید میلاد النبی ﷺ کے طور پر منائیں۔

کتاب میلاد النبی ﷺ کے باب چہارم ''جشنِ میلاد النبی ﷺ کا قرآنِ حکیم سے استدلال''، صفحہ نمبر ۱۸۵ر سے ۲۴۵ر تک ۶۰ر صفحات پر تقریباً ۴۰ر سے ۵۰ر آیات کے حوالے دیے گئے ہیں اور اُن کی تفسیر کی گئی ہے۔ یہاں یہ چھوٹا سا پمفلٹ اِس کا متحمل نہیں ہوسکتا، لہٰذا صرف ایک آیتِ مبارکہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے کتاب ہٰذا کے مذکور باب کی طرف رجوع کریں۔

۲۔ حضور ﷺ نے یومِ میلاد پر روزہ رکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا

کیا حضور نبی اکرم ﷺ کے عملِ مبارک سے اپنے یومِ ولادت کی بابت بالتخصیص کوئی ہدایت یا تلقین ملتی ہے؟ اِس کا جواب اِثبات (ہاں) میں ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے خود صحابہ کرام کو اپنے یومِ میلاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے کی تلقین فرمائی اور ترغیب دی۔ آپ ﷺ اپنے میلاد کے دِن روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اظہارِ تشکّر و امتنان فرماتے۔ آپ ﷺ کا یہ عملِ مبارک درجِ ذیل روایت سے ثابت ہے:

امام مسلم (۲۰۶ر۔۲۶۱رھ) نے اپنی الصحیح میں حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پیر کے دِن رزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِسی روز میری ولادت ہوئی اور اِسی روز میری بعثت ہوئی اور اِسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیامِ ثلٰثۃِ أیّام من کل شھر، ۲: ۸۱۹، رقم: ۱۱۶۲)

۳۔ حضور ﷺ نے اپنا میلاد بکرے ذبح کر کے منایا

اسی طرح سیرت النبی ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے اپنی ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح کئے اور ضیافت کا اہتمام فرمایا... (کتاب ہٰذا میں ۶ حوالے درج ہیں۔)

(بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۳۰۰، رقم: ۴۳)

کتاب میلاد النبی ﷺ کے باب پنجم جشنِ میلاد النبی ﷺ کا احادیث سے استدلال (صفحہ ۲۴۷ر سے ۲۹۹ر تک ۵۲ر صفحات پر احادیثِ مبارکہ سے حوالے دیے گئے ہیں اور اُن کی تفسیر کی گئی ہے۔ تفصیل کے لیے کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔)

۴۔ جشنِ میلاد النبی ﷺ ائمہ ومحدّثین کی نظر میں

قرآن وسنّت سے جشنِ میلاد النبی ﷺ پر تفصیلی دلائل پیش کرنے کے بعد اِس کتاب میں اُن ائمہ کرام کے حوالہ جات بھی تحریر کیے گئے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے دور میں انعقادِ جشنِ میلاد کے احوال بیان کیے ہیں۔ یہ کہنا مطلقاً غلط اور خلافِ حقیقت ہے کہ میلاد پر منعقد کی جانے والی تقریبات بدعت ہیں اور اُن کی ابتداء برِّصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے کی۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تقاریبِ میلاد النّبی ﷺ کا انعقاد ہندوستان کے مسلمانوں کی ایجاد نہیں، نہ یہ کوئی بدعت ہے۔ جشنِ میلاد النبی ﷺ کی تقاریب کا آغاز حالیہ دور کے مسلمانوں نے نہیں کیا بلکہ ایسی تقاریبِ سعید حرمین شریفین

مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے ساتھ سارے عالمِ عرب میں صدیوں سے انعقاد پذیر ہوتی رہی ہیں، اِس کے بعد دیگر ملکوں میں بھی اِس تقریب کو فروغ ملا۔

۵۔ اکابر علمائے دیوبند کے نزدیک میلاد شریف منانا جائز اور مستحب عمل تھا

(۱) علّامہ ابنِ تیمیہ (۶۶۱-۷۲۸ھ)

علّامہ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ اپنی کتاب ”اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم“ (ص ۴۰۴/۲) میں لکھتے ہیں:

”میلاد شریف کی تعظیم اور اسے شعار بنالینا بعض لوگوں کا عمل ہے اور اِس میں اُس کے لیے اجرِ عظیم بھی ہے کیوں کہ اُس کی نیت نیک ہے اور رسول اکرم ﷺ کی تعظیم بھی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک امر اچھا ہوتا ہے اور بعض مومن اسے قبیح کہتے ہیں۔“

(۲) نواب صدیق حسن خان بھوپالی (م ۱۳۰۷ھ)

غیر مقلدین کے نام ور عالم دین نواب صدیق حسن خان بھوپالی میلاد شریف منانے کی بابت لکھتے ہیں: ”اِس میں کیا برائی ہے کہ ہر روز ذکرِ حضرت (ﷺ) نہیں کر سکتے تو ہر اُسبوع (ہفتہ) یا ہر ماہ میں انتظام کریں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظِ سیرت و ولادت و وفات آپ حضرت ﷺ کا کریں پھر ایامِ ماہِ ربیع الاوّل کو بھی خالی نہ چھوڑیں اور اُن روایتوں اخباروں و آثار کو پڑھیں، پڑھائیں جو صحیح طور پر ثابت ہیں۔“

آگے لکھتے ہیں: ”جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور اِس نعمت کے حصول پر شکرِ خدا نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔“ (بھوپالی، الشمامة العنبریة من مولد خیر البریة:۱۲)

(۳) مولانا اشرف علی تھانوی (۱۲۸۰-۱۳۶۲ھ)

مولانا اشرف علی تھانوی (۱۸۶۳ـ۱۹۴۳ء) نام وَر دیوبندی عالم تھے۔ وہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی کے ہاتھ پر بیعت تھے۔

میلاد النبی ﷺ پر ان کے خطبات کا مجموعہ بھی شائع ہوا ہے، مجلسِ مولد پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہ تو ظاہری وجوہ تھیں۔ بڑی بات یہ تھی کہ اس زمانہ میں اور دنوں سے زیادہ حضور ﷺ کے ذکر کو جی چاہا کرتا ہے اور یہ ایک امر طبعی ہے کہ جس زمانہ میں کوئی امر واقع ہوا ہو اس کے آنے سے دل میں اس واقع کی طرف خود بخود خیال ہوا جاتا ہے۔ اور خیال کو یہ حرکت ہونا جب امر طبعی ہے تو زبان سے ذکر ہو جانا کیا مضائقہ ہے۔ یہ تو ایک طبعی بات ہے۔“ (اشرف علی تھانوی، خطباتِ میلاد النبی ﷺ: ۱۹۰)

مولانا اشرف علی تھانوی کے اِس اقتباس سے واضح ہو جاتا ہے کی اُن کا عقیدہ ہرگز مجلسِ میلاد کے قیام کے خلاف نہیں تھا۔ میلاد شریف منانا اُن کے نزدیک جائز اور مستحب امر تھا۔

(۴) علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ (۱۳۲۵ھ)

حرمین شریفین کے علمائے کرام نے علمائے دیوبند سے اِختلافی و اِعتقادی نوعیت کے ۲۶ مختلف سوالات پوچھے تو ۱۳۲۵ھ میں مولانا خلیل احمد سہارن پوری (۱۲۶۹-۱۳۴۶ھ) نے اِن سوالات کا تحریری جواب دیا جو ’المنهد علی المفند‘‘ نامی

کتاب کی شکل میں شائع ہوا۔ اِن جوابات کی تصدیق ۲۴ رنامور علمائے دیوبند نے اپنے قلم سے کی جن میں مولانا محمود الحسن دیوبندی (م ۱۳۳۹ھ)، مولانا اشرف علی تھانوی (۱۳۶۲ھ) اور مولانا عاشق الٰہی میرٹھی بھی شامل ہیں، اِن ۲۴ رعلماء نے صراحت کی ہے جو کچھ ''المنهد علی المفند''میں تحریر کیا گیا ہے وہی اِن کا اور انکے مشائخ کا عقیدہ ہے۔

اِس کتاب میں اکیسواں سوال میلاد شریف منانے کے متعلق ہے۔

سوال: کیا تم اِس کے قائل ہو کہ حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر شرعاً قبیح سیئہ، حرام (معاذ اللہ) ہے یا اور کچھ؟

علمائے دیوبند کی طرف سے اِس کا متفقہ جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ شریفہ کا ذکر بلکہ آپ ﷺ کے نعلین اور آپ ﷺ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کے تذکرہ کو بھی قبیح و بدعتِ سیئہ اور حرام کہے، وہ جملہ حالت جنہیں رسول اکرم ﷺ سے ذرا سی بھی نسبت ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے، خواہ ذکرِ ولادتِ شریف کا ہو یا آپ ﷺ کے بول و براز، نشست و برخاست اور بے داری و خواب کا تذکرہ ہو۔ جیسا کہ ہمارے رسالہ ''براہینِ قاطعہ''میں متعدد جگہ بالصراحت مذکور ہے۔(سہارنپوری، المنهد علی المفند: ۶۰-۶۱)

۶۔ میلاد النبی ﷺ منانا اللہ عزّ وجل کی توحید کی دلیل اور ردِّ شرک ہے

یہاں یہ نکتہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ میلاد النبی ﷺ منانا فی الواقع عملِ توحید ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ کو واحد و یکتا ماننے سے یہ امر خود بہ خود ثابت ہو جاتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا میلاد منانے والے آپ ﷺ کو اللہ کا بندہ اور اللہ کی مخلوق مانتے ہیں اور جس کی ولادت منائی جائے وہ معبود نہیں ہوسکتا کیوں کہ معبودِ برحق اللہ رب العزت کی ذات لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے) کی شان کی حامل ہے۔ جب کہ نبی وہ ذات ہے جس کی ولادت ہوئی ہو جیسا کی حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حوالے سے سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ (مریم، ۱۹ : ۱۵) ''اور یحییٰ پر سلام ہو، ان کے میلاد کے دِن۔'' اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ'' (مریم، ۱۹: ۳۳) ''اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دِن۔''

تو میلاد منانا گویا نبی کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق قرار دینا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے افضل و اعلیٰ مخلوق اِس کائنات میں کوئی نہیں۔ جب ہم آپ ﷺ کا میلاد مناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور رسول ﷺ کی مخلوقیت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ آپ ﷺ پیدا ہوئے۔ اِس سے بڑی توحید و اس سے بڑا ردِ شرک اور کیا ہے؟ مگر اہلِ بدعت اِس خالص عملِ توحید کو بھی اپنی کم علمی اور جہالت کی بناء پر بزعمِ خویش شرک کہتے ہیں جو کہ صریحاً باطل ہے۔

۷۔ قرآن و حدیث میں جشنِ میلاد کی اصل موجود ہے

کتاب ہٰذا میں قرآن مجید کی آیاتِ بینات اور متعدد احادیثِ مبارکہ کے ذریعہ جشنِ میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت اور اُس کی اصل غرض و غایت صراحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا اصلاً حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اُس کا

احسانِ عظیم تصوّر کرتے ہوئے اس کے حصول پر خوشی منانا اور اسے باعثِ مسرت وفرحت جان کر تحدیثِ نعمت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے بطورِ عید منانا مستحسن اور قابلِ تقلید عمل ہے۔ مزید برآں یہ خوشی منانا نہ صرف سنّتِ الٰہی ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنی سنت بھی ہے، صحابہ کرام ا کے آثار سے بھی ثابت ہے اور اس پر مؤید سابقہ انبیاء کرام وامم کے احوال کی گواہی بھی قرآنِ حکیم نے صراحتاً فراہم کر دی ہے۔ اب بھی اگر کوئی اِس کے جواز اور عدمِ جواز کو بحث ومناظرہ کا موضوع بنائے اور اِس کو ناجائز، حرام اور قابلِ مذمت کہے تو اسے ہٹ دھرمی اور لاعلمی کے سوا اور کیا کہا جائے گا۔

۸۔ میلادالنبی ﷺ کے موقع پر قمقمے روشن کرنا

مکّہ مکرمہ نہایت برکتوں والا شہر ہے۔ وہاں بیت اللہ بھی ہے اور مولدِ رسول اللہ ﷺ بھی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ اس شہر کی قسمیں یاد فرماتا ہے۔ اہلِ مکہ کے لیے مکی ہونا ایک اعزاز ہے۔ عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر اہلِ مکہ ہمیشہ جشن مناتے اور چراغاں کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ ائمہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتب میں کیا ہے۔ نمونے کے طور ایک روایت درجِ ذیل ہے:

امام محمد جاراللہ بن ظہیرہ حنفی (م ۹۸۶ھ) اہلِ مکہ کے جشنِ میلاد کے بارے میں لکھتے ہیں: ''ہر سال مکہ مکرمہ میں بارہ ربیع الاول کی رات اہلِ مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضیٔ مکہ جو شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جمِ غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہبِ فقہ کے قاضی، اکثر فقہاء، فضلاء اور اہلِ شہر ہوتے ہیں جن کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔''

(تفصیل کے لیے کتاب ''میلاد النبی ﷺ'' صفحہ ۶۴۲ سے ۶۵۲ کا مطالعہ فرمائیں۔)

۹۔ میلادالنبی ﷺ کے موقع پر جلوس نکالنا ثقافت کا حصّہ ہے

اگر یومِ آزادی منانا ثقافتی نقطہ نظر سے دُرست ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد کا دِن جو انسانی تاریخ کا اہم ترین دِن ہے کیوں نہ منایا جائے؟ اگر یومِ آزادی پر توپوں کی سلامی دی جاتی ہے تو میلاد کے دِن کیوں نہ دی جائے؟ اِس طرح اور موقعوں پر تہوار پر قومیں اپنی عزت وافتخار کو نمایاں کرتی ہیں تو حضور رحمتِ عالمین ﷺ کی ولادت کے دِن وہ بطورِ اُمت اپنا جذبۂ افتخار کیوں نہ نمایاں کریں؟ اِسی طرح میلادالنبی ﷺ کے جلوس کے جواز پر بھی کسی استدلال کی ضرورت نہیں۔ خوشی اور احتجاج دونوں موقعوں پر جلوس نکالنا بھی ہمارے کلچر کا حصہ بن گیا ہے۔ حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے میلاد پر اگر ہم جلسہ و جلوس اور صلوٰۃ وسلام کا اہتمام کرتے ہیں تو اِس کا شرعی جواز دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

یہ پوچھا جاتا ہے کہ عرب کیوں جلوس نہیں نکالتے؟ اِس کا جواب یہ ہے کی عرب کے کلچر میں جلوس نہیں، جب کہ عجم کے کلچر میں ایسا ہے۔ متحدہ عرب اِمارت اور مصر وغیرہ کے لوگ میلاد مناتے ہیں لیکن جلوس نکالنا انکے کلچر میں نہیں، جب کہ ہمارے یہاں تو ہاکی کے میچ میں کامیابی پر بھی جلوس نکالنا خوشی کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ جیتنے والی ٹیموں اور الیکشن جیتنے والے امیدواران کا استقبال بھی جلوس کی شکل میں کیا جاتا ہے۔

لہٰذا جو عمل شریعت میں منع نہیں بلکہ مباح ہے اور ثقافتی ضرورت بن گیا ہے اور اِس کا اصل مقصد نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی منانا ہے تو اس پر اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی کوئی ضرورت ہے۔

۱۰۔ جشنِ میلاد النبی ﷺ پر خرچ کرنا فضول خرچی نہیں

حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی خوشی منانا اِسراف (فضول خرچی) نہیں کیوں کہ یہ امرِ خیر ہے اور ائمہ فقہاء کے نزدیک امورِ خیر میں اِسراف نہیں۔ نیچے ہم چند ائمہ کے اقوال درج کر رہے ہیں جن کے مطابق امورِ خیر پر خرچ کرنا اِسراف کے زمرے میں نہیں آتا: ليس في الحلال إسراف، وإنما السرف في ارتكاب المعاصي۔

(دمياطي، إعانة الطالبين، ۲: ۱۵۷)

''حلال میں کوئی اِسراف نہیں، اسراف صِرف نافرمانی کے ارتکاب میں ہے۔''

حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: الحلال لا يحتمل السرف. (دمياطي، إعانة الطالبين، ۲: ۱۵۷)

''حلال کام میں اِسراف کا احتمال نہیں ہوتا۔''

اِن اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں جتنا بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے اور خرچ کیا جائے اُس کا شمار فضول خرچی میں نہیں ہوتا۔ لٰہذا جو لوگ جشنِ میلاد النبی ﷺ پر خرچ کرنے کو فضول خرچی سمجھتے ہیں انہیں اپنی اصلاح کر لینی چاہیے اور اس امرِ خیر کو ہرگز نشانِ طعن نہیں بنانا چاہیے۔

۱۱۔ ہم ''بارہ وفات'' نہیں بلکہ ''عید میلاد النبی ﷺ'' مناتے ہیں

میلاد النبی ﷺ کے دِن کو عرفِ عام میں کچھ سادہ لوح دیہاتی لوگ ''بارہ وفات'' بھی کہتے ہے۔ یہ کم علمی کی وجہ سے ہے۔ اِس بات کا غلط فائدہ اُٹھا کر کچھ منکرینِ عید میلاد النبی ﷺ لوگوں میں غلط فہمی پھیلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ۱۲ رویں کے دِن کو ہی آقا ﷺ کا اِس دنیا سے پردہ ہوا۔ اس سے اُن کے کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ غلط منا رہے ہیں اور اس طرح وہ لوگوں میں غلط فہمیاں پھیلا کر فتنہ پردازی کرتے ہیں۔

اِس کا جواب یہ ہے کی ہم لوگ ''عید میلاد النبی ﷺ'' مناتے ہیں ''بارہ وفات'' نہیں۔ آقا ﷺ کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہیں وفات کا دِن نہیں۔ اگر محدّثین و علمی شخصیات کا اختلاف ہوگا بھی تو وفات کے دِن کے لیے ہوگا، پیدائش کے دِن پر کوئی اِختلاف نہیں۔ آپ ﷺ کی پیدائش کی تاریخ ۱۲ ربیع الاوّل تمام ائمہ و محدّثین کے نزدیک متفق علیہ ہے، اس میں کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ اس لئے ہم پیدائش کے دِن ''عید میلاد النبی ﷺ'' مناتے ہیں۔

۱۲۔ اِصلاح طلب امور

یہ بات خوش آئند ہے کہ میلاد النبی ﷺ کا عقیدہ رکھنے والے اور جشنِ میلاد کے جلوس کا اِہتمام کرنے والے حضور ﷺ سے اتنی محبت و عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ میلاد کی خوشیوں کو جزوِ ایمان سمجھتے ہیں۔ یہ سب اپنی جگہ درست اور حق ہے، مگر انہیں اس کے تقاضوں کو بھی بہر حال مدِّنظر رکھنا چاہئے۔ کاش! اِن عقیدت مندوں کو بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کی تعلیمات کا بھی کما حقہ علم ہوتا!

اِس مبارک موقع کے فیوضات سمیٹنے کے لیے ضروری ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے میلاد کی پاکیزہ محفلوں میں اس انداز سے شرکت کی جائے کہ شریعتِ مطہرہ کے احکام کی معمولی سی خلاف ورزی بھی نہ ہونے پائے لیکن فی زمانہ بعض مقامات پر مقام و تعظیمِ رسالت ﷺ سے بے خبر جاہل لوگ جشنِ میلاد کو گوناگوں منکرات، بدعات اور محرمات سے ملوث کر کے بہت بڑی نادانی اور بے ادبی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں

آتا ہے کہ جلوسِ میلاد میں واہیانہ ڈھول ڈھمکے، فحش فلمی گانوں کی ریکارڈنگ، نوجوانوں کے رقص وسرور اور اختلاطِ مرد وزن جیسے حرام اور ناجائز اُمور بے حجابانہ سرانجام دیے جاتے ہیں جو کہ انتہائی قابلِ افسوس اور قابلِ مذمت ہے اور ادب و تعظیمِ رسول ﷺ کے سراسر منافی ہیں۔ اگر ان لوگوں کو ان محرمات اور خلافِ ادب کاموں سے روکا جاتا ہے تو بجائے باز آنے کے منع کرنے والوں کو میلاد النبی ﷺ کا منکر ٹھہرا کر اِصلاحِ احوال کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔ اُن نام نہاد عقیدت مندوں کو سختی سے سمجھانے کی ضرورت ہے ورنہ جشنِ میلاد النبی ﷺ کی پاکیزگی و تقدس اُن بے ادب اور جاہل لوگوں کی وجہ سے محض ایک رسم بن کر رہ جائے گا۔

جب تک ان محافل ومجالس اور جشنِ میلاد کو ادب و تعظیم رسالت مآب ﷺ کے سانچے میں نہیں ڈھال لیا جاتا اور ایسی تقاریب سے ان تمام محرمات کا خاتمہ نہیں کر دیا جاتا اُس وقت تک اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی ہمارے شاملِ حال نہیں ہوسکتی۔ ایسی محافل میں جہاں بارگاہِ رسالت ﷺ کے ادب سے پہلو تہی ہو رہی ہو نہ صرف یہ کہ رحمتِ خداوندی اور اس کے فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا بلکہ اہلِ محفل و منتظمین جلوس خدا کے غضب اور حضور ﷺ کی ناراضگی کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

۱۳۔ آج کے دور کی اہم ضرورت

آج کے دور میں اس امر کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو حبِّ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم دیں اور اُن کی تربیت اِس نہج پر کریں۔ ان میں آقائے دو جہاں ﷺ سے یک گوناں جبی و قلبی تعلق پختہ کرنے کے لیے میلاد النبی ﷺ منانے کی ترغیب مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اِس ضمن میں ہماری رہنمائی اِس حدیثِ مبارکہ سے ہوتی ہے جس میں اولاد کو حبِّ رسول ﷺ کی تعلیم دینے کی تلقین اِن الفاظ میں فرمائی گئی ہے:

''اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ، اپنے نبی ﷺ کی محبت، نبی ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت اور (کثرت کے ساتھ) تلاوتِ قرآن۔'' (سیوطی، جامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر، ۱:۲۵، ۲:۳۱۱)

فی زمانہ اولاد کو حضور ﷺ کی محبت سکھانے کا اِس سے مؤثر اور نتیجہ خیز طریقہ اور نہیں کہ جب وہ شعور و آگہی کی عمر کو پہنچیں تو انہیں حضور ﷺ کا میلاد منانے کی ترغیب دی جائے۔ اللہ عزوجل تعالیٰ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے ہم سب کو اپنے حفظ وایمان میں رکھے۔ ایمان کی دولت دے، ایمان پر استقامت دے اور ایمان پر خاتمہ بالخیر فرمائے، آمین ثم آمین۔

اپیل (درخواست): پمفلٹ، کتاب اور بیان کو WhatsApp اور E-mail پر اور ہارڈ کاپی پر گھر بیٹھے حاصل کرنے کے لیے ہم سے رابطہ فرمائیں۔ اِس پرچے کی سافٹ کاپی منگوا کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں پرنٹ کروا کر بانٹیں۔